13083CH13

کہاوت
(Parable)

درج ذیل کہانی پڑھیے:

ایک دن کی بات ہے، ایک لومڑی اپنی غذا کی تلاش میں نکلی ۔ سارا دن گھومتی پھرتی رہی۔ پر کھانے کو کچھ نہ ملا۔ اسی تلاش میں وہ ایک باغ میں پہنچ گئی۔ وہاں انگور کی بیل تھی۔ رس دار انگوروں کے خوشے لٹک رہے تھے۔ لومڑی کے منہ میں پانی بھر آیا۔ آس پاس دیکھ کر وہ انگور کے ایک خوشے کی طرف اُچھلی مگر اس تک نہ پہنچ سکی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے رخ بدل کر پھر چھلانگ لگائی مگر منہ میں ایک بھی انگور نہیں آیا۔ اس نے سوچا ہمّت نہیں ہارنی چاہیے۔ اس نے لگاتار کئی چھلانگیں لگائیں۔ مگر انگوروں تک نہ پہنچ سکی وہ بُری طرح تھک گئی۔ آخرکار نڈھال ہوکر باغ سے باہر جانے لگی۔ جاتے جاتے اس نے انگوروں کو مڑکر دیکھا۔ اتنی دیر میں ایک دوسری لومڑی آگئی اور کہنے لگی:

''بہن کیوں! چل دیں، انگور نہیں ملے؟''

لومڑی نے کہا: ''نہیں انگور تو بہت ہیں لیکن کھٹّے ہیں۔''

کہانی کے آخر میں لومڑی نے انگور نہ کھانے کی جو وجہ بتائی ہے یعنی 'انگور کھٹّے ہیں'، ایک کہاوت ہے۔ لومڑی نے اپنی شرمندگی دور کرنے کے لیے جو وجہ بتائی اسے ہم ایسے موقع پر بولتے ہیں جب کوئی اپنی شرمندگی کو چُھپانے کے لیے کوئی بہانہ بناتا ہے۔

’’کہاوت وہ فقرہ، جملہ یا قول ہے، جسے بات میں زور پیدا کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ کہاوت کے پیچھے کوئی واقعہ یا کہانی ضرور ہوتی ہے۔‘‘

کہاوت کے چند الفاظ وہ بات بیان کر دیتے ہیں جس کے لیے عام طور پر خاصی تفصیل درکار ہوتی ہے۔ ہر کہاوت انسانی تجربے کا نچوڑ پیش کرتی ہے۔ اس میں بڑے گُر کی باتیں بیان ہوتی ہیں۔ یہ کسی سماجی یا تہذیبی تجربے یا واقعے کے اثر سے اپنے آپ وجود میں آجاتی ہے اور پھر ایک نسل سے دوسری نسل تک اور کبھی کبھی ایک ملک سے دوسرے ملک تک پہنچ جاتی ہے۔

ہماری زبان میں کہاوتوں کا ایک بڑا خزانہ پایا جاتا ہے۔ اس کی کچھ مثالیں درج ذیل ہیں:

☆ آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا	ایک مصیبت سے نکل کر دوسری مصیبت میں پھنسا۔
☆ ابھی دلّی دور ہے	کام پورا نہیں ہوا ہے یا مقصد پورا ہونے میں دیر ہے۔
☆ چار دن کی چاندنی پھر اندھیری رات	زندگی کے تھوڑے دن آرام چین سے گزرتے ہیں اس کے بعد پھر وہی مصیبتیں۔
☆ مان نہ مان میں تیرا مہمان	اپنے آپ کو کسی پر زبردستی مُسلّط کرنا۔
☆ جیسی کرنی ویسی بھرنی	جیسا عمل کروگے، ویسا ہی پھل ملے گا۔
☆ ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا	کام کرنا نہ آتا ہو اس لیے اس کام ہی کو خراب بتایا جائے۔

© NCERT not to be republished